Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۴ شوال سنہ ۱۳۹۴ھ ۲۱ اخاء ۱۳۵۳ھش ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

خدائی جماعتوں کی ترقی کا زمانہ

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبۂ عید الفطر فرمودہ ۶ مئی ۱۹۲۴ء میں فرمایا:-

"نبی اپنی زندگی میں ایک بیج بو جاتا ہے جو آہستہ آہستہ نشوونما پاتا ہے اور یہ بیج لیلۃ القدر میں بویا جاتا ہے اور جو جو کمالات اس کی قوم نے حاصل کرنے ہوتے ہیں ان کا فیصلہ اسی لیلۃ القدر میں ہوتا ہے جس میں وہ نبی بیج بو کر جاتا ہے اور اسی میں وہ فوت ہو جاتا ہے۔ پھر ایک وقفہ پڑ جاتا ہے جس طرح لیلۃ القدر اور عید کے چاند میں ہوتا ہے۔ اس وقفہ میں فوراً ترقی نہیں ہو جاتی بلکہ نبی کی قوم کو اس وقت جدّوجہد کرنی پڑتی ہے اور اسی طرح مصائب کو برداشت کرنا پڑتا ہے جس طرح وہ نبی کے شروع کے زمانے میں برداشت کرتے تھے۔ ان مصائب کو برداشت کرنے کے بعد عید کا چاند طلوع ہوتا ہے یعنی ان کی ترقیات کا زمانہ آتا ہے مگر اس ترقیات کے زمانہ کی ان لوگوں کو خوشی نہیں ہوتی جنہوں نے رمضان کی لذّت اور سرور کو حاصل کیا ہوتا ہے یعنی ان مصائب کو برداشت کیا ہوتا ہے جو نبی کے شروع زمانہ میں ان کو اٹھانے پڑتے ہیں۔ ان کے لئے عید کوئی خوشی لانے والی نہیں ہوتی کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ ہمیشہ رمضان ہی رہے۔ وہ مصائب کا زمانہ ان کے لئے خوشکن نظر آتا ہے اس عید کی نسبت جو اپنے اندر ظاہری خوشی رکھتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ سورۃ النصر جب نازل ہوئی تو تمام صحابہؓ خوش ہو گئے کہ فتوحات کا زمانہ آگیا لیکن حضرت ابوبکرؓ رو پڑے تب صحابہؓ نے کہا کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم روتے ہو حالانکہ فتوحات کے زمانے کے آنے کی خوشی کرنی چاہیئے۔ تب آپ نے کہا کہ میں اس لئے روتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اب فوت ہو جائینگے پس جس طرح اس ترقی کے زمانہ کی خوشخبری کو سن کر حضرت ابوبکرؓ رو پڑے تھے میں کہتا ہوں کہ میرے لئے بھی وہ ترقی کا زمانہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مکی زندگی میں جو تکالیف پہنچیں انکے تصوّر ہی سے دِل کانپ اُٹھتا ہے

جب آپؐ کو کوئی تکلیف پہنچتی تھی اندر سے ایک سرور اور لذّت کا چشمہ پھوٹ نکلتا تھا

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکّہ میں گزری اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے دِل کانپ اُٹھتا ہے جب اُن کا تصوّر کرتے ہیں۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی، فراخدلی، استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ ملتا ہے کیسا کوہِ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکیں بعض لوگ غلط فہمی سے کہہ اُٹھتے ہیں کہ آپؐ تو خدا کے حبیب مصطفےٰ اور مجتبےٰ تھے پھر یہ مصیبتیں اور مشکلات کیوں آئیں۔ میں کہتا ہوں کہ پانی کے لئے جب تک زمین کو نہ کھودا جاوے اس کا جگر نہ پھاڑا جاوے وہ کب نکل سکتا ہے۔ کتنے ہی گز گہرا زمین کو کھودتے چلے جائیں تب کہیں جا کر خوشگوار پانی نکلتا ہے جو مایۂ حیات ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ لذّت جو خدا تعالیٰ کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم دکھانے سے (نصیب ہوتی ہے) نہیں ملتی جبتک ان مشکلات اور مصائب میں سے ہو کر انسان نہ گزرے وہ لوگ جو اس کوچہ سے بے خبر ہیں وہ ان مصائب کی لذّت سے کب آشنا ہو سکتے ہیں اور کب اسے محسوس کر سکتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم ہے کہ جب آپؐ کو کوئی تکلیف پہنچتی تھی اندر سے ایک سرور اور لذّت کا چشمہ پھوٹ نکلتا تھا۔ خدا تعالیٰ پر توکّل، اس کی محبّت اور نصرت پر ایمان پیدا ہوتا تھا۔"

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۱ء صہ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ر ماہ اخاء ۱۳۵۳ھ

پاکستان کو بدنام کرنے کی انتہائی مذموم کوشش

مودودی صاحب اور ان کی ایک زہر آلود تقریر

جماعتِ اسلامی کے بانی سیّد ابوالاعلیٰ مودودی نے ۱۲؍ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو وکلاء کی طرف سے دئے گئے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے جن زہر آلود خیالات کا اظہار کیا ہے (اور جنہیں ہم ۱۶؍ اکتوبر کے الفضل میں "نوائے وقت" اور "وفاق" کے حوالہ سے شائع کر چکے ہیں) ان سے صاف اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ مودودی صاحب کے نزدیک پاکستان میں کوئی آئین ہے اور نہ کوئی آئینی حکومت، وہ اپنے آپ کو اس ملک کا مطلق العنان ڈکٹیٹر سمجھتے ہیں اور اس زعم میں مبتلاء ہیں کہ وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں، زندہ رہنے کا حق صرف اُسی کو حاصل ہے جسے وہ زندہ رہنے دیں، اور جسے وہ زندہ نہ رہنے دینا چاہیں اور جس کی ہستی کو کالعدم کر دینے کا وہ حکم صادر کر دیں اسے زندہ رہنے کا سرے سے کوئی حق نہیں ہے۔

اپنی اس تقریر میں انہوں نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی سے احمدیوں کی اندھی مخالفت کی آڑ میں اقوامِ عالم کی نگاہوں میں پاکستان کے وقار کو گرانے، اس کے نام کو بٹہ لگانے اور اس طرح اسے دنیا بھر میں بدنام کرنے کی انتہائی مذموم کوشش کی ہے۔ وہ کیوں نہ ایسا کریں جبکہ پاکستان کی مخالفت ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے، انہوں نے قیام پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظم مرحوم کی مخالفت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی۔ اُس وقت مُنہ کی کھانے کے بعد اب وہ قائداعظم کے کئے کرائے پر پانی پھیرنے اور پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی اندرونی اور بیرونی سازشوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی لئے وہ اور ان کے گماشتے اکثر بیرونی ملکوں کے دورہ پر رہتے ہیں اور کسی طرح نچلا بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ذیل میں ہم ان کی تقریر کے بعض حصوں کا تجزیہ کر کے یہ واضح کرتے ہیں کہ انہوں نے موجودہ نازک مرحلہ میں کس ہوشیاری سے پاکستان کو دنیا میں بدنام کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔

پہلی بات انہوں نے یہ کہی ہے کہ آئین میں ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دے کر سانپ کو لاٹھی ماری گئی ہے لیکن لاٹھی چلا کر بیٹھ رہنا سانپ کو جوابی حملہ کی دعوت دینا ہے، اگر ہم خود زندہ رہنا چاہتے ہیں تو سانپ کو جلد ختم کرنا ہوگا ورنہ وہ ہمیں ڈس لے گا ـــــ مودودی صاحب نے آئین کے تعلق میں یہ بات کہہ کر بڑی چالاکی سے دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان کے آئین میں جن مذہبی فرقوں کو اقلیتوں کا درجہ دیا گیا ہے انہیں سانپ سمجھ کر دیا گیا ہے اور اس لئے دیا گیا ہے کہ ان سانپوں کو محدود دائرے میں مقیّد کر کے باری باری ان کا سر کچل دیا جائے۔ اس اظہارِ خیال سے بیرونی قوموں پر یہ اثر ڈالنا مقصود ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کا مستقبل مخدوش ہے اور رفتہ رفتہ انہیں کچل کر رکھ دیا جائے گا۔

دوسری بات مودودی صاحب نے یہ کہی ہے کہ دستوری ترمیم کا مطلب یہ لیا جا رہا ہے کہ اس کے ذریعہ ایک اقلیت کو تحفظ دیا گیا ہے، حالانکہ اس ترمیم کا یہ مطلب ہرگز بھی نہیں ہے، یہ تو محض دکھاوا ہے، کسی کو اقلیت قرار دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اسے کچل کر رکھ دیا جائے۔ اس مقصد کے جواز کی خاطر انہوں نے اس سراسر جھوٹے بے بنیاد اور سرتاپا نامعقول الزام کی آڑ لی ہے کہ یہ بے حیثیت اقلیت اکثریت کو غلام بنانے کے خواب دیکھ رہی ہے اور اس کے لئے سازشوں میں مصروف تھی ــــــ اب کیا مودودی صاحب دنیا کو یہ باور نہیں کرا رہے کہ پاکستان کے آئین میں اقلیتوں کو جن حقوق کی ضمانت دی گئی ہے وہ (نعوذ باللہ) ایک فراڈ ہے، فی الاصل اقلیتوں کے کوئی حقوق ہیں ہی نہیں، ہم جس اقلیت کو بھی اس کے آئینی حقوق سے محروم کرنا چاہیں گے اُس پر یہ الزام لگا دیں گے کہ یہ ملک کی بھولی بھالی سادہ لوح غالب اکثریت کو غلام بنانے کے خواب دیکھ رہی ہے اور سازشوں میں مصروف ہے۔ اس لئے (خاکم بدہن) آئین کی ایسی تیسی، ہم اقلیتوں کو ان کا کوئی آئینی حق لینے نہیں دیں گے اور جو چاہیں گے کریں گے۔ پاکستان کے نام کو بٹہ لگانے اور آئین کی توہین کرنے کی اس سے بدتر اور کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔

تیسری بات مودودی صاحب نے یہ کہی ہے کہ قادیانیوں نے بیرونی ممالک میں جو اثر نفوذ حاصل کیا ہے وہ دستوری ترمیم کی وجہ سے آدھا ختم ہو گیا ہے بقیہ نصف اثر کو ختم کرنے کے لئے ان ممالک میں یہ پراپیگنڈہ کرنا ضروری ہے کہ یہ کلمہ گو نہ صرف یہ کہ غیر مسلم ہیں بلکہ ایک زمانہ میں انگریز کے جاسوس بھی تھے اور یہ کہ یہ مذہبی نہیں سیاسی گروہ ہے۔ جب یہ جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ زور شور سے کیا جائے گا۔ تو بیرونی ممالک اسکے اثر سے محفوظ ہو جائیں گے ـــــ مودودی صاحب اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ آئینی ترمیم کے بعد اچانک ایک گیدڑ سنگی ان کے ہاتھ آگئی ہے جس کی مدد سے انہوں نے بیرونی ممالک میں جماعتِ احمدیہ کی پچاس سالہ تبلیغ اسلام کی جدوجہد اور اسلام کے حق میں اس کے خوشکن نتائج پر گھر بیٹھے ہی پانی پھیر دیا ہے اور جو رہا سہا اثر باقی ہے اسے جھوٹے پراپیگنڈہ کے ذریعہ ختم کر دیا جائے گا۔ غنیمت ہے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اسے تو میں گھر بیٹھے پھونک مار کر ہی ختم کر دوں گا اور بقیہ عمر اس منفی عمل اور جھاڑ پھونک پر فخر کرنے میں گزار دوں گا، اشاعت اسلام کے مثبت نتائج حاصل کرنے کے لئے مسلسل قربانی، انتھک جدوجہد اور ادیان باطلہ کا دلائل کے ساتھ مقابلہ کرنے کی چنداں ضرورت ہی نہیں، اگر عالمگیر اشاعتِ اسلام کے ضمن میں جماعتِ احمدیہ کی فی زمانہ بے مثال جدوجہد اور اس کے خوشکن نتائج پر محض پھونک مارنے یا آئین میں ترمیم کرنے سے ہی پانی پھر جائے تو عاقبت سنوارنے کے لئے یہ منفی عمل کافی اور بسا کافی ہے۔ اس پر لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ کا قرآنی محاورہ صادق آئے بغیر نہیں رہتا۔

چوتھی بات مودودی صاحب نے ایسی کہی ہے جس کے ذریعہ انہوں نے قائداعظم سمیت قیام پاکستان کی جدوجہد میں پیش پیش رہنے والے مسلم لیگی زعماء کو کوسنے اور ان کی شان میں گستاخی کرنے کی پرانی عادت کو پورا کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ ہے کہ پہلے جن لوگوں کے پاس پاکستان کی حکومت رہی وہ دُنیا کو تو خوب جانتے تھے لیکن دین سے ناواقف تھے انہوں نے نئی اقلیتیں بنانے کی طرف نہ صرف یہ کہ توجہ نہ کی بلکہ یہ تک کہتے سُنے گئے کہ قادیانی تو ہم سے اچھے مسلمان ہیں، بدقسمتی سے حکومت ان لوگوں کے پاس رہی جن کو کافر و مسلمان میں فرق کا علم ہی نہ تھا ــــــ یہ قائداعظم مرحوم اور قیامِ پاکستان پر برسرِاقتدار آنے والے دیگر مسلم لیگی زعماء کی ذات پر حملہ نہیں تو اور کیا ہے؟ قائدِاعظم مرحوم نے حصولِ پاکستان کی جدوجہد کے دوران اور حصولِ پاکستان کے بعد بھی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے سلسلہ میں مولویوں اور مودودیوں کی کچھ پیش نہ جانے دی تھی اور قومی اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا کارنامہ نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا تھا۔ مودودی جماعت پاکستان کو "جنت الحمقاء" اور قائداعظم کو "رجل فاجر" کا خطاب دے کر حصولِ پاکستان کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنے میں مصروف رہی اور اب ۲۷ برس بعد بھی وہ قائداعظم مرحوم اور مقتدر مسلم لیگی رہنماؤں کو کوسنے اور انکی شان میں گستاخی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر قائداعظم مرحوم کو "رجلِ فاجر" اور پاکستان کو "جنت الحمقاء" کہنے والے سانپ کا سر حصولِ پاکستان کے بعد ہی کچل دیا جاتا تو اسے قائداعظم کے قائم کئے ہوئے قومی اتحاد کو ڈسنے اور اس میں فرقہ وارانہ عصبیت کا زہر گھولنے کا موقع ہی نہ ملتا اور آج اُس کی زہر آلود پھنکار کہیں سُننے میں نہ آتی۔

آخر میں مودودی صاحب نے موجودہ برسرِاقتدار حکومت کو ایک دھمکی بھی دی ہے اور کہا ہے کہ اگر انہوں نے سوشلزم کو اپنایا تو ہم سے زیادہ اس کا مخالف کوئی نہ ہوگا اور ہم آخر دم تک سوشلزم کا مقابلہ کریں گے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اصل مقصد ان کا موجودہ حکومت اور اسکے سوشلسٹ نظامِ معیشت کی مخالفت کرنا ہے۔ فرقہ وارانہ عصبیت کو ہوا دے کر ملک میں انتشار پھیلانا محض ایک بہانہ ہے (گو یہ انتہائی مُہلک اور خطرناک بہانہ ہے) ورنہ ان کا اصل نشانہ موجودہ حکومت اور اس کا معاشی پروگرام ہے۔

اللہ تعالیٰ قائدِاعظم مرحوم کے قائم کردہ پاکستان اور اس کے قومی اتحاد کی حفاظت فرمائے اور اس کے جسم میں فرقہ وارانہ عصبیت کے جس زہر کو مذہب کے نام پر داخل کیا جا رہا ہے اسے خارج کر کے تندرستی و توانائی سے مالا مال فرمائے اور اسے طاقتور سے طاقتور بناتا چلا جائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ

(مکرم کیپٹن نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی)

انبیاء خدا تعالیٰ کے مظہر اور نشان ہوتے ہیں یہی وجود ہیں جن کے ذریعے بندہ اپنے مالک حقیقی کو پہچانتا ہے۔ ان ہی مبارک وجودوں کے ذریعے وہ رب العالمین ہونے کا اقرار کرتا ہے اور یہی پاک وجود ہیں جو ہمیں اس یقین سے پُر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین بھی ہے لیکن دنیادار اور اپنی جھوٹی وجاہت کا بھرم رکھنے والے ان برگزیدہ نبیوں کو نہیں پہچانتے۔ وہ انبیاء اور ان پر ایمان لانے والوں کو مختلف قسم کی اذیتیں پہنچاتے ہیں انہیں قتل کی دھمکیاں دی جاتی اور بعض اوقات قتل بھی کیا جاتا ہے۔ ملک سے نکل جانے کا حکم دیتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنے وعدہ

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝

(یعنی ہم اپنے رسولوں کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جب کہ گواہ کھڑے ہوں گے) کے مطابق جب مومنوں کی مدد کرتا ہے اور ان کی تعداد حق کو تسلیم کرنے کے بعد بڑھتی جاتی ہے تو سرکش عوام اور سرداران قوم اپنی جھوٹی وجاہت کا جنازہ نکلتا دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ماموروں کی آواز کو بند کرنے کے منصوبے بناتے ہیں۔ تکذیب و تکفیر کا ایک بازار گرم کیا جاتا ہے اور متفقہ فیصلوں سے اس نور کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن وہ احکم الحاکمین ان کے ناپاک ارادوں کو پورا نہیں کرتا بلکہ ان کا نام و نشان تک مٹا دیتا ہے۔ قرآن مجید نے مومنوں کے ایمان کی تقویت کے لئے اس قسم کی واضح مثالیں پیش کی ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستوں کو خدائے واحد کی طرف بلایا ان کو ان کے بتوں کی بے بسی سمجھائی۔ اس دعوت کے انکار اور مخالفت پر خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ مگر سرکش قوم اور ان کے سرداروں نے فیصلہ دیا کہ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا جائے۔ اس فیصلہ پر وہ بہت خوش ہوئے ہوں گے کہ ہم نے ایک کارنامہ سر انجام دیا ہے اور اس طرح حضرت ابراہیمؑ کا لایا ہوا مشن ناکام ہو جائے گا۔ لیکن قربان جائیں اس حاکموں کے حاکم پر اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے پر کہ اس نے گمراہوں کے فیصلہ کو رد کیا اور اپنا فیصلہ صادر فرمایا کہ آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ یہ فرمایا کہ اے ابراہیمؑ آئندہ تیری نسل سے انبیاء پیدا ہوں گے اور ان میں ایک ایسا عظیم الشان نبی بھی ہو گا جو خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ہو گا جس پر کیا گذشتہ انبیاء کیا فرشتے بلکہ پوری کائنات درود بھیجتی رہے گی۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

تاریخ شاہد ہے کہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہی سچا نکلا۔

۲۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے گمراہ قوم کو مخاطب کیا کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ماپ تول پورا دو۔ ایمان لانے والوں کو خدا کے راستہ سے مت روکو۔ لیکن قوم نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اور سرداران قوم نے دنیاوی اور جھوٹا وقار قائم رکھنے کے لئے اعلان کیا کہ ہم حضرت شعیبؑ اور اس پر ایمان لانے والوں کو اس ملک سے نکال دیں گے لیکن سچے معبود والا خدا جو اپنے بندوں کے حق میں ہمیشہ ٹھیک فیصلہ دیتا ہے کا یہ فیصلہ تھا

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا (الاعراف ۹۲-۹۳)

یعنی ان لوگوں کو ایک زلزلہ نے پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گرنے کی حالت میں پڑے رہے وہ جنہوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تھا (ایسے تباہ ہوئے) کہ گویا وہ کبھی اپنے ملک میں بسے ہی نہیں تھے۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق فرعون اور اس کی قوم کو پیغام حق پہنچایا اور فرمایا:۔

يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ (الاعراف ۱۰۵-۱۰۶)

یعنی اے فرعون میں سب جہانوں کے رب کی طرف سے رسول ہوں اور اس بات کا حقدار ہوں کہ اللہ (تعالیٰ) کے متعلق سوائے سچی بات کے کچھ نہ کہوں میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلا نشان لے کر آیا ہوں پس میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دو۔ لیکن فرعون نے بھی شدید مخالفت کی اور حضرت موسیٰؑ کے مشن کو روکنے کے لئے بڑی تدبیریں کیں اور چالیں چلیں جو کامیاب نہ ہو سکیں اپنی شرمندگی کو مٹانے کے لئے فرعون کو فیصلہ کرنا پڑا

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (الاعراف ۱۲۵)

سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ (الاعراف ۱۲۸)

یعنی ہم ضرور ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور ہم ان پر غالب ہیں۔ یہ تھا فیصلہ حق ناشناس کا۔ وہ احکم الحاکمین کس طرح برداشت کر سکتا تھا کہ اس کے بندوں کے ہاتھ اور پیر کاٹے جائیں صرف اس لئے کہ حضرت موسیٰؑ فرعون کو خدا کی طرف بلاتے تھے۔ توحید کا سبق دیتے تھے۔ آخر خیر الفاتحین نے منصفانہ فیصلہ دیا اس کا ذکر خدا تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ (الاعراف ۱۳۷)

ترجمہ: پس ہم نے ان کی شرارتوں کا بدلہ لیا اور ان کو سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے ۔۔۔ اور ان سے غفلت برتتے تھے۔ پھر فرمایا:

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ (ھود ۹۹)

ترجمہ:۔ وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے (آگے) چلے گا اور ان کو (دوزخ کی) آگ میں اتارے گا پھر وہ گھاٹ بھی اور اس میں اترنے والے بھی بُرے ہوں گے۔

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ (ھود ۱۰۰)

یعنی اور اس دنیا میں (بھی) ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگا دی جائیگی) یہ انعام جو انہیں دیا جانے والا ہے بہت برا ہے۔ ادھر فرعون کے فیصلے ادھر خدائی فیصلے تھے جو غالب رہے۔ جہاں فرعون اور اس کے ساتھی خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں کی وجہ سے غرق کر دئے گئے۔ وہاں خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر ایمان لانے والوں کو دئے گئے انعاموں کے متعلق فرمایا:۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۝

ہم نے اس قوم کو جن کو ضعیف سمجھا جاتا اس ملک کے مشرقی حصوں کا بھی اور مغربی حصوں کا بھی وارث بنا دیا جسے ہم نے برکت دی تھی

اسی طرح تمام وہ انبیاء جو اپنی قوم اور بستیوں میں پیغام حق لے کر آتے رہے منکرین حق انہیں اور ان پر ایمان لانے والوں کو اذیتیں دیتے ملک سے نکل جانے کی دھمکیاں دی جاتی رہیں ان کے قتل کے منصوبے بنتے رہے۔ قومیں اپنے سرکش سرداروں سے مل کر خدائی نور کو بجھانے کے منصوبے بناتی رہیں۔ لیکن سرداروں کے سب سے بڑے سردار۔ حاکموں کے سب سے بڑے حاکم بہترین فیصلہ کرنے والوں میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ان کے فیصلوں کو رد کرتا رہا ۔۔۔ اور ان کے غلط اور تعصب بھرے فیصلوں کے نتیجہ میں ان کا نام و نشان تک مٹا دیا۔ انسان کی ذہنی ترقی کے ساتھ ساتھ جہاں ہر قسم کے وسائل بھی ترقی کرتے رہے ملک اور قومیں ایک دوسرے کے قریب ہوتی گئیں وہاں ایک ایسا وقت بھی آیا کہ اخلاقی اور روحانی قدریں بھی تنزل کی گہرائیوں میں گرتی چلی گئیں توحید کا سبق قریباً قریباً فراموش ہو چکا تھا وہ وقت تھا [illegible] دنیا میں [illegible] ہوا جو اپنی قوت قدسیہ سے حیوانوں سے بھی بدتر انسانوں کو باخدا انسان بنا گیا۔ آخر وہ عظیم خاتم النبیین رحمۃ للعالمین مبعوث ہوئے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ توحید پر قائم کیا۔ انسان کو اشرف المخلوقات کا مقام بخشا۔ غلاموں کو یاد ضمانت عطا کی۔ دنیا کی مظلوم اور حقیر ترین ہستی عورت کے متعلق فرمایا کہ "جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے"۔ "جس کو خدا لڑکیاں عطا کرے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو یہ لڑکیاں اس شخص اور دوزخ کے درمیان آڑ بن جائیں گی اور اس کو دوزخ میں جانے نہیں دیں گی"۔ عورت کو انتہائی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ ہمسایوں کے درد میں شریک کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدادانی کی متاع رسولؐ کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے۔ بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی۔ اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا اور قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی ان کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا۔ اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے روحانی اعلیٰ غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے۔ ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا۔ پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے جا ہاتھ ملایا۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی۔ کیونکہ ان کے صحبت یافتہ ناقص رہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵)

اعلیٰ روحانی غذاؤں اور شیریں شربت کے استعمال سے اس عظیم الشان نبی پر جو خدا کا نور تھا چاروں اطراف سے پروانے اپنی جانیں قربان کرنے لگے۔ تپتی ہوئی ریت پر ننگے جسم گھسیٹے جانے والے بڑے بڑے جوہری اور صحابہؓ کے سردار بن گئے۔ بات بات پر قتل و غارت کا بازار گرم کرنے والے اتنے صابر ہوئے کہ ظلم و ستم کے پہاڑ ان پر گرے لیکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام کی سربلندی کے لئے عشق و محبت میں مخمور ہو کر چند غازیان اسلام ہزاروں دشمنوں کی لاشوں کے ڈھیر لگانے لگے تو کیا اندرون ملک اور کیا دوسری دنیا میں شہنشاہوں کے محلوں میں زلزلے آنے لگے۔ بجائے اس کے کہ وہ خدا تعالیٰ کے زندہ نشانوں کو تسلیم کرتے اور عاجزی اختیار کرتے انہوں نے سرکشی اختیار کی اور اس نور کو بجھانے کے لئے اپنی ناکام کوششیں تیز کر دیں۔ ان میں کسریٰ شہنشاہ ایران بھی تھا۔ اس نے یمن کے گورنر کو حکم بھیجا کہ عرب کے مدعی نبوت کو گرفتار کر کے میرے پاس بھجوا دیا جائے۔ یہ شخص اپنے دعوے میں بہت بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حکم کی تعمیل میں یمن کے گورنر نے فوجی دستہ مدینہ منورہ بھیجا۔ انہوں نے پہنچ کر آپؐ سے کہا کہ کسریٰ کے حکم سے ہم آپ کو گرفتار کرنے آئے ہیں آپ ہمارے ساتھ چلیں ورنہ کسریٰ کو زیادہ غصہ آیا تو وہ آپکو ہلاک کر دیگا آپ کی قوم اور ملک کو برباد کر دیگا۔ یہ سن کر میرے پیارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے (جس کے لئے کائنات وجود میں آئی تھی) فرمایا کل تمہیں جواب دوں گا۔ دوسرے دن دستہ کا افسر حاضر ہوا تو آپؐ نے سچے خدا کی طرف سے خبر پا کر فرمایا "آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو مار دیا ہے"۔ (اللہ اکبر) بد قسمت کسریٰ اپنے بیٹے کے ہی ہاتھوں قتل ہو کر جہنم کا وارث بنا اور آنحضرتؐ اس ملک کے تاجدار بنے جہاں آج خدا تعالیٰ کی بڑائی کے ساتھ پانچ وقت یہ آواز بلند ہوتی ہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور آنحضرتؐ پر دن رات درود بھیجے جاتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

ان حقائق اور نشانات کی روشنی میں جب بھی کوئی مخالفین کے ظلم و ستم کی انتہا سے گھبرا کر پوچھتا ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ۔ تو اس کے لئے یہی جواب ہے جس کا نتیجہ اپنے وقت پر نکلتا ہے۔

بَلٰی وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ
الشّٰھِدِیْنَ ۔

چوہدری محمد منیر صاحب صحابیؓ آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

(مکرم شفاعت محمود چوہدری صاحب گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ)

میرے نہایت ہی مشفق و شفیق پیارے اباجان یکم اپریل ۱۸۷۸ء کو گھٹیالیاں میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت چوہدری غلام رسول صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ نے پیدائش سے لے کر سن بلوغت تک کی زندگی بھی بڑے صوفیانہ طرز عمل اور بڑے درویشانہ طریق پر بسر کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دعویٰ مسیح موعود کیا اور دنیا کو حق کی طرف بلایا تو آپ کے والد صاحب حضرت چوہدری غلام رسول صاحبؓ نے اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو کر بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کی اور قرآن و حدیث پر غور و خوض کرتے رہے۔ بالآخر احمدیت میں شامل ہو گئے۔

محترمی والد صاحب ہوش سنبھالتے ہی کتب احمدیت پڑھنے لگے۔ ۱۹۰۴ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لائے تو آپ نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کی لیکن سیالکوٹ میں بیعت کرنے اور ملاقات کرنے کے باوجود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیدار کی پیاس بجھ نہ سکی جس کے لئے ۱۹۰۶ء میں آپ عازم قادیان ہوئے اور دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور چار پانچ یوم تک وہاں ہی مقیم رہے۔ اس کے بعد آپ اکثر قادیان جاتے رہے اور حضرت اقدسؑ کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے۔

اباجان مرحوم ۱۹۳۲ء سے لے کر ۱۹۶۴ء تک جماعتی تنظیم کے مختلف عہدوں پر خدمت کرتے رہے اور اس عرصہ میں زیادہ عرصہ جنرل سیکرٹری مقرر رہے۔ ۱۹۶۴ء سے لیکر دم آخر تک سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید پر رہے۔

جماعت کے لئے مالی، جسمانی قربانی دینے سے کبھی بھی دریغ نہیں کرتے تھے راہِ دین میں جب بھی قربانی کی تحریک ہوتی آپ اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ ۱۹۶۳ء میں جب مقامی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے دعوت پر حضرت آپا جان ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ گھٹیالیاں تشریف لائیں تو مقامی لجنہ کی طرف سے جس کی صدر محترمہ والدہ صاحبہ تھیں سپاسنامہ پیش کیا گیا جس میں مڈل گرلز سکول تعمیر کرنے کی درخواست کی گئی تو حضرت آپا جان نے سکول کے اجراء کی ازراہِ شفقت منظوری دیدی۔ لیکن سکول کے لئے زمین کا قطعہ مطلوب تھا محترمہ والدہ صاحبہ کے کہنے پر اباجان نے خوشی سے اپنی ملکیت میں سے اڑھائی تین کنال کا رقبہ جو برلبِ سڑک تھا صدر انجمن احمدیہ کے نام انتقال کروا دیا۔ آپ نے سادی زندگی راہِ دین میں بڑے اخلاص اور سادگی سے بسر کی۔

محترمی اباجان نماز باجماعت کی ادائیگی کا بہت التزام کرتے۔ فرمایا کرتے کہ خدا کے گھر میں جو سکونِ قلب میسر ہوتا ہے وہ دنیا کے کسی گوشہ میں نصیب نہیں ہوتا۔ نمازِ تہجد پابندی سے ادا کرتے۔ بڑے نیک ملنسار اور مہمان نواز تھے۔

۱۹۷۱ء میں آپ کو ٹائیفائڈ ہوا صحت بحال ہوتے پر فرمانے لگے میں نے اپنے خدا سے کہا تو ہے کہ مجھے چند سال اور زندگی عطا کر تاکہ میں تیرا گھر تعمیر کرواسکوں کیونکہ جامع مسجد مقامی شکستہ ہو چکی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور آپ روبصحت ہو گئے۔ صحت ہوتے ہی مسجد کے لئے روپے اکٹھے کرنے شروع کر دیئے اور ہر فرد جماعت کو اس کی تحریک کی بلکہ اپنے عزیزوں کو اس کی خاص تلقین کی اور اس طرح مسجد کے لئے روپے جمع کرتے رہے لیکن افسوس کہ فرشتہ اجل نے آپ کی یہ حسرت پوری نہ ہونے دی۔

پیارے اباجان کو قرآن کریم سے بے انتہاء عشق تھا بلاناغہ تلاوتِ قرآن کریم کرتے اور تفسیر کا بڑی رغبت سے مطالعہ کرتے۔ ہمیں بھی تلقین کرتے۔ رمضان المبارک میں بڑی عقیدت و احترام سے روزے رکھتے اور دعائیں کرتے۔ روپیہ ہاتھ میں آتا تو سب سے پہلے چندہ ادا کرتے۔ تحریک جدید کا نیا سال شروع ہوتے ہی چندہ ادا کرتے۔ مسنون دعاؤں اور درود شریف کا ورد اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے آپ کی زبان پر ہوتا تھا۔ دعاؤں میں لگے رہنا آپ کی مستقل عادت تھی۔

۱۲ر نومبر ۱۹۷۲ء کو معمولی سی حرارت ہوئی اور دل کمزور ہوتا گیا۔ رات کو میں اباحضور کے پاس ہی رہا اور باپ بیٹا باتیں کرتے رہے۔ وفات سے چند منٹ قبل مجھے کہنے لگے میرے جسم میں طاقت نہیں معلوم ہوتی۔ میں نے کہا اباجان انشاء اللہ صبح ہوتے ہی سیالکوٹ سے یا لاہور سے کسی اچھے ڈاکٹر کو بلاؤں گا وہ آپ کو کر جو طاقت کے انجکشن بھی دیگا اور دوائی وغیرہ بھی۔ فرمانے لگے صبح ہو گی تو دیکھا جائے گا۔ چندہ کی کاپیاں الماری میں ہیں اور چندہ کی کچھ رقم مکرمی شیخ غلام رسول صاحب سابق صدر جماعت کے پاس ہے وہ لیکر تم سیکرٹری مال سے حساب کر لینا۔ پھر طبیعت زیادہ کمزور ہو گئی اور ۱۴ر نومبر ۱۹۷۲ء کو صبح چار بجے کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وفات کے وقت آپ کی عمر پچانوے ۹۵ سال تھی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اباجان مرحوم کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ دے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰہم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:(۲):

مسل نمبر ۲۱۸۱۶

مَیں مریم بی بی زوجہ عبد الخالق صاحب قوم ناگی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن روہڑی ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۔/۳۰۰ روپے۔ (۲) آٹھ ایکڑ زمین زرعی ۷ ایکنال $\frac{75}{R.D}$ تحلقہ روہڑی دیہہ ٹہر موجودہ قیمت ۔/۵۰۰ روپے۔ (۳) سیونگ مشین اندازاً قیمت ۔/۳۰۰ روپے۔ مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ مریم بی بی اہلیہ محمد عبد الخالق صاحب $\frac{365}{B}$ سبحان سنگھ لین روہڑی ضلع سکھر۔

گواہ شد:۔ عبد السمیع احمدؐ فوٹو گرافر محمود آباد کراچی۔ گواہ شد:۔ محمدؐ عبد الخالق خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۱۸۱۷

مَیں میاں رحمت علی ولد ابراہیم صاحب قوم شیخ انصاری پیشہ پنشنر عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک عدد مکان تقریباً ۸ مرلے واقع گلی ۱۲/۱۴ گنج مغلپورہ لاہور۔ موجودہ قیمت ۔/۱۶,۰۰۰ روپے۔ مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ یکصد روپیہ ماہوار آمد بصورت پنشن (بمعہ الاؤنس) ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ رحمت علی مکان ۱۲ گلی ۱۲/۱۴ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد:۔ محمدؐ خورشید ولد مہر علی صاحب گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد:۔ محمود احمد ولد چوہدری شاہ دین صاحب گنج مغلپورہ۔

مسل نمبر ۲۱۸۱۸

مَیں صفیہ بی بی بیوہ عبد الحمید صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۷/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۔/۳۰۰ روپے (۲) زیور طلائی وزن ۱½ تولہ قیمت ۔/۷۵۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ صفیہ بی بیوہ عبد الحمید صاحب مرحوم دار العلوم غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ عمر امجد ولد احمد مولوی صاحب دار العلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد:۔ عبد اللطیف خان صدر محلہ دار العلوم غربی۔

وصیت نمبر ۱۷۹۷۱

درخواست دعا

(۱) میں بوجہ ضعیف العمری اکثر و بیشتر کسی نہ کسی عارضہ سے بیمار رہتا ہوں میری صحت بھی بہت کمزور ہوگئی ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ شکریہ

شیخ محمد حسین (آف چنیوٹ)
حال ملیر چھاؤنی کراچی ۹

(۲) خاکسار عرصہ ۵ سال سے بیمار ہے ٹانگ کے پٹھوں میں درد جلن اور کھچاوٹ کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل و عاجل عطاء فرمائے۔ آمین
(مسعود احمدؐ خورشید عفی عنہ کراچی)

اعلانِ نکاح

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ فرحت گل بنت شیخ عبد الرحمٰن صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح بہمراہ مکرم ہمایوں پرویز بٹ صاحب ابن مکرم نصیر الدین بٹ صاحب ساکن وسن پورہ لاہور بعوض مبلغ دس ہزار (۔/۱۰۰۰۰) روپے حق مہر مکرم صاحبزادہ حافظ محمدؐ طیب لطیف صاحب نے مورخہ ۲۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو لاہور میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ جانبین کو فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے اور اس رشتہ کو مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(جلیل الرحمٰن ولد شیخ عبد الرحمٰن صاحب مرحوم ۴۶ بی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

(۸) پُرانی اور "لاعلاج؟" امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج

مکرم جناب محمدؐ طارق خان صاحب کینٹ ایگزیکٹو آفیسر منگلا کینٹ دو افراد کو (بواسیر کیلئے) پائلز کیور (PILES CURE.) استعمال کروانے کے بعد لکھتے ہیں "آپ مجھے ایک نہیں بلکہ پانچ کورس بھیج دیں کیونکہ بقایا کورس اور لوگوں کو دے دوں جو کہ اسی مصیبت سے نجات پاکر دُعائیں دیں گے"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور و لٹریچر مفت طلب کریں مثلاً پرانے زکام کیلئے کولڈ کیور وغیرہ۔ فی بیور مکمل کورس ۔/۱۰ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

:(۴):

مکرم میاں شریف احمدؐ صاحب ۔ جھنگ صدر	۔/۱۰	روپے
" میاں رفیق احمدؐ صاحب ۔ "	۔/۱۰	"
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمدؐ بشیر احمدؐ علی صاحب "	۔/۳۰	"
مکرم چوہدری حامد احمدؐ صاحب ۔ انگلینڈ	۔/۲۰	"
" اے، آر خواجہ صاحب ۔ لندن "	۔/۶۰	"
سیکرٹری جماعت احمدیہ ۔ چک جھمرہ	۔/۲۸	"
محترمہ مسز شاہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ۔ پشاور	۳۰/۹۵	"
مکرم حکیم فضل محمدؐ صاحب ۔ بہی "	۔/۲۵	"
" محمدؐ عمر بشیر احمدؐ صاحب امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ	۔/۲۱۳	"
" محمدؐ عثمان صاحب آف بوگرہ "	۔/۲۰	"
" غلام احمدؐ صاحب ۔ امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد	۔/۲۵	"
" کرم الٰہی صاحب ۔ کوٹ امیر شاہ ضلع جھنگ	۔/۱۵	"
" صاحبزادہ عبد السلام صاحب ۔ ٹوپی ضلع مردان	۔/۲۰	"
" فیض وحید اسلم صاحب ۔ بہاولپور	۔/۱۴	"
محترمہ بیگم صاحبہ کرنل بشیر غازی گھاٹ مظفر گڑھ	۔/۵۰	"
مکرم ظہور الحق صاحب ۔ منڈی بہاء الدین	۔/۳۲	"
" محمدؐ فیروز صاحب سیکرٹری مال مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	۔/۱۰	"
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ	۔/۲۳	"

مرض اٹھرا
اور دیگر امراض کے ماہر
۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں کی خدمت کرنے والے
قدیمی ☆ اوّلین ☆ شہرۂ آفاق
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ ربوہ
دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام گولبازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

یومِ عید کی بعض خبروں کا خلاصہ

• خونریز تصادم میں چھ افراد ہلاک

لاہور ۱۸ر اکتوبر (یکم شوال)۔ سیدوالا کے نواحی گاؤں چھیکے ساہی میں عید کے روز دو پارٹیوں کے مسلح تصادم میں (جن کے درمیان زمین کے تنازعہ پر دیرینہ عداوت چلی آ رہی تھی) چھ افراد ہلاک اور آٹھ شدید زخمی ہو گئے۔ طرفین کی طرف سے ایک دوسرے کے خلاف فائرنگ کی وجہ سے پورے گاؤں میں کھلبلی مچ گئی اور لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے گھروں میں چھپ گئے۔ اس تصادم کی اطلاع سنتے ہی ڈی آئی جی سردار عبدالوکیل خان نے چھیکے ساہی پہنچ کر سیدوالا کے ایس ایچ او چوہدری منیر احمد کو غفلت اور لاپرواہی کی بناء پر معطل کر دیا۔ شیخوپورہ پولیس نے دونوں پارٹیوں کے سولہ افراد کو گرفتار کر کے ان کے خلاف قتل اور اقدام قتل کے مقدمات قائم کر دئیے ہیں۔ ان کے قبضہ سے سات بندوقیں اور رائفلیں اور چار ریوالور برآمد کئے گئے۔

(روزنامہ مساوات لاہور ۲۰ر اکتوبر ۷۴ء صا)

• تین حادثات میں تین افراد جاں بحق

لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ شہر کے مختلف حصوں میں ٹریفک کے تین حادثات میں تین افراد ہلاک اور تین شدید زخمی ہو گئے۔ پہلا حادثہ کلب روڈ پر ہوا جہاں رکشا اور سکوٹر کے حادثہ میں ایک آدمی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ ٹریفک کا دوسرا حادثہ مارکیٹ سمن آباد کے قریب ہوا جس میں ایک معمر عورت ایک تیز رفتار کار کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئی۔ تیسرا حادثہ نور روڈ پر ہوا جہاں ایک چھ سالہ بچہ عبدالواحد ایک تیز رفتار بس کی زد میں آ کر جاں بحق ہو گیا۔

(مساوات ۲۰ر اکتوبر ۷۴ء صا)

• ضلع ساہیوال میں چار افراد ہلاک

ساہیوال ۱۹ر اکتوبر۔ عید کے روز ساہیوال کے مختلف مقامات پر قتل اور ٹریفک کے حادثات میں چار افراد ہلاک اور سولہ زخمی ہو گئے۔ نماز عید کے فوراً بعد ساہیوال کے ملحقہ گاؤں ۹۶-۶ آر میں دو پارٹیوں کے درمیان زبردست تصادم ہوا جس میں ایک شخص ولی محمد ہلاک ہوا جبکہ اس کا بیٹا محمد علی پوتا منظور احمد اور ایک ساتھی نوجوان یاسین حجم شدید زخمی ہو گئے۔ اسی طرح نور شاہ کے علاقے میں ایک لڑائی میں ایک نوجوان ہلاک ہوا۔ اوکاڑہ چھاؤنی کے قریب ایک نوجوان ریل گاڑی سے گر کر ہلاک ہوا۔ ایک اور حادثہ میں رینالہ خورد کے قریب ایک بس اور ایک آئل ٹینکر کے تصادم میں بس کا ڈرائیور غلام جیلانی ہلاک ہو گیا جبکہ بس میں سوار تیرہ افراد زخمی ہوئے۔

(نوائے وقت ۲۰ر اکتوبر ۷۴ء صہ)

• ضلع گجرات میں ایک شخص ہلاک

گجرات ۱۹ر اکتوبر۔ عید الفطر (۱۸ر اکتوبر) کے روز موضع ہریالہ والا میں چند افراد نے محمد شفیع دکاندار اور کانسٹیبل عصمت پر بندوقوں سے حملہ کر کے اوّل الذکر کو ہلاک اور موخر الذکر کو زخمی کر دیا۔ حملہ کی وجہ دیرینہ دشمنی بتائی جاتی ہے۔

(نوائے وقت ۲۰ر اکتوبر ۷۴ء صہ)

• ہمسائے کے ہاتھوں ایک ہمسائی کا قتل

گوجرانوالہ ۱۹ر اکتوبر۔ گوجرانوالہ کے محلے کھوکھر کی میں ایک شخص محمد اسلم نے اپنی ایک ہمسائی مسز منارڈ کو چھرا مار کر ہلاک کر دیا اور اس کے گھر کا قیمتی سامان اور زیورات اڑائے اور پھر خود ہی شور مچا دیا کہ ڈاکو مسز منارڈ کو (جو گھر میں اکیلی رہتی تھی) ہلاک کر کے اس کا سامان لے گئے۔ بعد میں پولیس تفتیش کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی کہ محمد اسلم نے ہی ہمسائی کو قتل کیا ہے۔ چنانچہ اس کے قبضہ سے مسروقہ مال بھی برآمد ہو گیا۔

(نوائے وقت ۲۰ر اکتوبر ۷۴ء صہ)

• مسافر گاڑی اور ٹریکٹر میں تصادم

کراچی ۱۹ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان ریلوے کے اعلامیہ کے مطابق بدھ ۱۷ر اکتوبر کو کندیاں کے قریب بچھی اور کالا کلی ریلوے سٹیشنوں کے درمیان ۶۴ ڈاؤن کندیاں شٹل ٹرین ایک بیول کراسنگ پر ایک ٹریکٹر سے ٹکرا گئی جس سے ٹریکٹر پر سوار ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔

(روزنامہ امروز ۲۰ر اکتوبر ۷۴ء صا)

• لٹیروں کی عید

لاہور ۱۹ر اکتوبر۔ عید پر دکانداروں اور رکشا ٹیکسی والوں نے عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔ کل صوبائی دارالحکومت میں گوشت بارہ سے چودہ روپے سیر اور دودھ دہی تین سے پانچ روپے سیر تک فروخت کیا گیا۔ دکانداروں نے دوسری اشیاء ضرورت کی قیمتوں میں بھی دوگنا اضافہ کیا۔ رکشا ٹیکسی والوں نے تین گنا کرایہ وصول کیا۔ حلوائیوں نے مٹھائی پندرہ روپے سیر تک فروخت کی۔ پھل فروش بھی کسی سے پیچھے نہ رہے انہوں نے کھجوریں آٹھ روپے سیر، انگور آٹھ روپے سیر اور کیلے آٹھ سے دس روپے درجن تک فروخت کئے۔ سویوں کا دو روپے والا پیکٹ چھ روپے میں اور ڈبل روٹی دو سے اڑھائی روپے تک بیچی گئی۔ انڈا پچاس سے ۶۵ پیسے تک فروخت ہوا۔ تانگے والے جس فاصلے کے پہلے آٹھ آنے لیتے تھے اس کے انہوں نے دو روپے وصول کئے۔

(مساوات لاہور ۲۰ر اکتوبر ۷۴ء صا)

ایک پاکیزہ خواہش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ مغربی افریقہ کے دوران اپنی ایک پاکیزہ خواہش کا یوں اظہار فرمایا:-

"جی چاہتا ہے کہ یہاں پانچ پانچ میل کے فاصلہ پر مساجد بنائی جائیں"

ہماری جماعت کے جملہ مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا پاکیزہ ارشاد کو ہمیشہ مدِّنظر رکھیں اور اپنے ہر خوشی کے موقع پر ممالکِ بیرونِ پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تا کہ ہم اپنی زندگیوں میں دنیا کے ہر گوشے میں مساجد تعمیر ہوتی دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی ملک بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ فلائٹ لیفٹیننٹ حال مقیم ماڈل ٹاؤن لاہور ۲۸ر رمضان المبارک ۱۳۹۴ ہجری (مطابق ۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۴ء) بروز منگل بعمر قریباً ۶۱ سال وفات پا گئے۔ مرحوم مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے ۲۸ر رمضان کو روزہ افطار کرنے کے بعد یکدم ہارٹ فیل ہو گیا چنانچہ آپ بحالت اعتکاف وفات پا کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ موصی تھے چنانچہ آپ کا جنازہ ۲۹ر رمضان (۱۶ر اکتوبر) بروز بدھ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم نے پانچ بیٹیاں اور سات بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کی سب بیٹیاں اور بیٹے وفات کی اطلاع ملنے پر بر وقت پہنچ گئے تھے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بھائی صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(مقبول جان اہلیہ چوہدری عظمت اللہ صاحب۔ ربوہ)

خدائی جماعتوں کی ترقی کا زمانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کوئی خوشی کا زمانہ نہ ہو گا۔ اوروں کے لئے وہ خوشی کا زمانہ ہو گا لیکن مَیں یہی چاہوں گا کہ میرے لئے رمضان ہی ہو اور مجھے ان مصائب میں جو نبی کے وقت اٹھانے پڑے زیادہ مزا آئے گا بہ نسبت اس عید کے جس میں تمہیں خوشی ہو گی۔"

(خطباتِ محمودؓ جلد اوّل صفحہ ۸۰،۷۹)

روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور رُوح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۷۹)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)